ابن خلدون اور آگست کونت
کا
تقابلی مطـــالعـــہ

عبیـــد اللہ قـــدسی

آج کل مشرق میں عُمرانی افکار کے طالبعلم اور اساتذہ یورپ اور امریکہ کی نئی کتابوں کا سرسری مطالعہ کرکے یہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ اگست کونت جدید عمرانی افکار کا بانی ہے ، اھل مغرب اپنا تمام سرمایہ ابن خلدون سے لینے کے باوجود مستقل طور سے اس حقیقت کی واضح نشاندھی نہیں کرتے لیکن ھم سے زیادہ انھیں اس بات کا علم ہے کہ ان کے جدید عمرانی افکار کا تمام سرمایہ ابن خلدون کا مرھون منت ہے اور یہ تمام سوشل نظام اس کے افکار کی روشنی سے تعمیر ھوا ہے ، اور آج کے تمام جدید عمرانی افکار ابن خلدون سے مستعمار لیئے گئے ھیں ،

یورپ کے اکثر عمرانی مورخین نے اگست کونت کو جدید عمرانیات کا بانی اور رھنما کہدیا ہے لیکن خود یورپ کے اھل تحقیق اس سے انکار کرتے ھیں، ھوتا یہ ہے کہ ھر ملک اپنی برتری کے خیال سے اپنے یہاں کے اولین عمرانی مصنف کو جدید افکار کا بانی مان لیتا ہے اس لئے ھم اھل مغرب کی کتابوں ھی سے ثابت کرتے ھیں کہ ان تمام کا ماخذ اور جدید عمرانیات کا واحد مصنف ابن خلدون ہے اور یورپ کے بعد کے مصنف اس کے خوشہ چیں ھیں ،

پہلے ایک نظر میں واضح ھونے کے لئے یورپ میں عمرانی افکار کے

مصنفین کے ایام پیش نظر رکھیئے اور یہ کہ ابن خلدون کے مقدمہ کا سال تصنیف ۱۳۵۹ء مطابق ۷۷۹ھ ہے ، اور کونت کا سال تصنیف ۱۸۵۴ء ہے گویا ابن خلدون نے اپنا مقدمہ اگست کونت سے پانسو سال قبل لکھا ہے ۔

IBN—E—KHALDUN	۱۴۰۶ ـ ۱۳۳۲	ابن خلدون
JEAN BODIN	۱۵۹٦ ـ ۱۵۳۰	بودین
VICO	۱۷۴۴ ـ ۱٦٦۸	ویکو
MONTEQUIEU	۱۷۴۴ ـ ۱٦۸۹	مانتیسکوو
MALTHUS	۱۸۳۴ ـ ۱۷۵۴	مالتھس
AUGUS CONNTE	۱۸۵۷ ـ ۱۷۹۸	اگست کونت
LUDWIG GUMPLOWICZ	۱۹۰۹ ـ ۱۸۳۸	لڈوگ گمپلووز
MORGON	۱۸۸۱ ـ ۱۸۱۸	مارگن
GIDDINGS	۱۹۲۱ ـ ۱۸۵۵	گڈنگس

هم اپنے اس مقاله میں صرف فرانس کے لٹریچر اور وهاں کی تحقیق پر زیادہ انحصار کرتے هیں اس لئے کہ یورپ کے تمدن کی ترقی میں فرانس کا سب سے زیادہ حصہ رہا ہے اس کے بعد روم اور جرمنی وغیرہ شمار ہوتے هیں اور انگلستان کا ان کے بعد درجہ ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے علوم حاصل کرنے میں بھی وہ سب سے پیچھے رہا ہے ۔

فرانس میں مسلمانوں کے تمام علوم جیسے علم نباتات ، طبقات الارض ، طب ، طبیعیات ، جرّ ثقیل ، فلاحت ، زراعت ، تاریخ عرب ، تاریخ عالم ، تاریخ علوم ، جنگ نامے ، موسیقی ، لغات ، ادب ، تنقید ، شاعری ، شعرا کے تذکرے ، مذاهب اسلامی ، جہاد ، زکات ، صلوۃ ، قضیہ ، شریعت ، تمام قلمی کتابوں کی فہرستیں ، تشریحیں ، سفر نامے ، تاریخیں ، فلسفہ ، منطق ، حساب جغرافیہ ،

سائنس وغیرہ کی کوئی ایسی مستند کتاب نہیں تھی جس کا ترجمہ نہ ہو گیا ہو ، یا جس پر کچھ نہ کچھ نہ لکھا گیا ہو ،(۱)

فرانس میں ۱۵۱۹ء میں عبرانی زبان میں مشرقی کتاب چھپی اور اس کے فوراً بعد عربی میں کتابیں چھپنا شروع ھو گئیں ، فرانس نے اٹلی سے عربی پریس خریدا ، لویس سیزدھم نے اپنی جیب سے عربی مخطوطات خریدے عربی پریس خریدا اور ۱۵۳۸ء سے عربی پریس شروع ھو گیا ،

۱٦۵۸ء میں فرانس کے چوٹی کے عالموں نے مل کر حکومت کے ادارہ سے اعلی علمی مجموعہ شائع کیا ،

۱٦٦۳ء میں اکیڈیمی آف انسکرپشن نے ۱٦ جلدیں فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ عربی متن کی کتابیں شائع کیں ، ان میں تاریخ ثقافت ، جغرافیہ ، اور صلیبی جنگوں کا حال تھا ، مجلہ العلا ۱٦٦۵ء میں سہ ماھی شائع ھوا ، مجلہ ایشیاٹک ۱۸۲۲ء میں سہ ماھی شائع ھوا یہ اب بھی جاری ہے ،

اس طرح انیسویں صدی کے آخر تک پیرس اور اس کے زیر اثر دس علمی رسالے نکلتے رہے ھیں ،(۲)

اب ھم یہ بتاتے ھیں کہ اگست کونت جو عمرانیات (سوشیالوجی) کا فرانسیسی مصنف ہے اس سے پہلے فرانس میں ابن خلدون پر کیا کام ھو چکا تھا ، ھم نے کوشش یہ کی ہے کہ کونت کے قریبی زمانہ میں ابن خلدون پر جو کچھ شائع ھوا ہے وہ پیش کریں تاکہ اس کے ماحول کا اندازہ ھو یہ وہ زمانہ تھا جب ابن خلدون فرانس میں چھایا ھوا تھا ،

(F. E. SCHULZ) شولز نے ایشیاٹک جرنل میں ۱۸۲۵ء میں ابن خلدون کی تعلیمات اور اس کے مقدمہ پر مضامین لکھے ، فرانس کا یہ وہ مقتدر تحقیقی رسالہ ہے جسے ھر مصنف لازمی پڑھتا تھا ، اور اب بھی علوم اسلامی پر کام کرنے والا کوئی مستشرق اسے نظر انداز نہیں کر سکتا ہے ،

(DESVERGERS A. N.) دیفرگہ نے ۱۸۴۷ء میں ابن خلدون کی تاریخ اور مقدمہ کو عربی میں اور فرانسیسی میں ترجمہ کرکے شائع کیا ،

(DE TASSY GARCIN) دتاسی نے ۱۸۲۳ء میں ابن خلدون پر ایک کتاب شائع کی ، (DE SLAN BARAN) دی سلان نے چند مخطوطوں سے مقابلہ کرکے ابن خلدون کا وہ حصہ جو مغرب سے متعلق تھا ۱۸۴۷ء میں ترجمہ کرکے مع متن دو جلد میں شائع کیا ،

اور پھر ۱۸۶۱ ء میں مقدمہ ابن خلدون کا متن اور ترجمہ تین جلد میں شائع کیا ،

(BARGIS J. J. L.) برجیس نے ۱۸۴۱ میں مجلہ ایشیاٹک میں یحیی بن خلدون کی ایک کتاب کا ترجمہ شائع کیا اور اسے عبد الرحمن ابن خلدون کی طرف منسوب کر دیا ، دی سلان نے تحقیق کے بعد ثابت کیا کہ یہ ابن خلدون کے بھائی کی کتاب ہے ، یہ تحقیقی مقالے بھی ایشیاٹک میں شائع ہوئے ،

مانتسکیو نے (THE SPRITE OF LAWS) روح الشرائع ۱۷۴۸ء میں اگست کونت سے سو سال پہلے پیرس سے فرانسیسی زبان میں شائع کی جس میں ابن خلدون کے نظریات کو پیش کیا ہے ،(۳)

مطالعہ کا ایک اور پہلو

یورپ کو یونانی علوم عربوں کے ذریعہ پہنچے اس کے بعد انہوں نے یونانی سے براہ راست دو تین کتابوں کا ترجمہ بھی کیا اب یورپ کے جدید مصنف قرون وسطی کی ترقی کو نظر انداز کرکے براہ راست یونان سے اپنا رشتہ جوڑتے ھیں اس لئے یونانی عمرانیات کے افکار ، اور اسلام سے متاثر ہونے سے پہلے کے یورپین افکار کا حال بیان کرنا ضروری ہے ،

یونانی فلسفی

(HIPPOCRATES) بقراط نے دنیا میں سب سے پہلے معاشرہ پر ماحول کے اثرات کا ذکر کیا ، اور اپنی کتاب میں ھوا ، پانی ، اور مقامات میں اس کا تجزیہ کیا ، یہ چیز عقلی تجزیہ کے ساتھ مستقل نظریہ کے طور پر بعد میں ابن خلدون نے تفصیل سے پیش کی ، اور اس سے پہلے عصر جدید میں کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا تھا ، اس کا بھی ابن خلدون کو اس لئے صلہ

پہنچتا ہے کہ بقراط نے اس نظریہ کو عملی جامہ پہنانے میں فاش غلطیاں کی تھیں ،، اس لئے کہ ۔ یونانی حکما نظریہ تو پیش کر سکتے تھے لیکن تجربات اور مشاہدات کا علم ان کے ہاں ترقی نہیں پا سکا تھا ۔(۴)

اس لئے تاریخ ، جغرافیہ ۔ اور کیمیا میں وہ رہنمائی نہیں کر سکے، معاشرہ بھی انکا زیادہ بلند نہ ہو سکا ۔ چنانچہ بقراط نے لکھا ہے کہ گرم آب و ہوا کے باشندے چالاک کمزور اور عیار ہوتے ہیں ، اور سرد مقامات کے باشندے طاقتور لیکن بیوقوف ہوتے ہیں ۔(۵)

سقراط نے قانون فطرت (لا آف نیچر) پیش کیا جو انسانی قانون ارتقا کے خلاف ہے ، اس طرح اس نے اخلاق کو چند عقول تک محدود کر دیا ہے ۔

افلاطون نے انسان کے عمرانی دماغ کا اعتراف کیا لیکن معاشرہ میں انفرادی دماغوں تک اسے محدود کر دیا ۔ چنانچہ اشرافی حکومت اسی نظریہ کا نتیجہ ہے ۔ آخر آمریت پیدا ہوئی اور جرمنی میں فسطائیت (فیشیزم) کی وبا پھیلی ۔

ارسطو ، جس نے سقراط کے نظریہ کا جواب بھی دیا اور سیاست و عمرانیات کو بہت آگے بڑھایا ، اس نے معاشرہ کے مطالعہ کے طریقہ میں اضافہ کیا ، اس نے کہا ،" انسان فطری طور پر ملنسار ہے ،، اس نے اس طرح انسانی تعلقات کے مطالعہ کا اصول پیش کیا ، اور انسانی معاشرہ کے ارتقا کی تحقیق کا زاویہ پیش کیا ۔

لیکن بقراط کے ماحول اور مقامی نظریہ کی تشریح کرتے ہوئے یونانیوں کی ثقافتی برتری ثابت کرنے کے لئے پہلے تو یہ کوشش کی کہ یونان معتدل اور متوسط آب و ہوا کا مقام ہے اور جب اس میں کچھ ناکامی ہوئی تو ستاروں کے اثرات کا ذکر کیا اور لکھا کہ آدمیوں پر ستاروں کی رفتار کا اثر پڑتا ہے یونان پر ان کا اچھا اثر ہوا ہے ۔(۶) یہاں وہ اپنے منطق اور عقلی استدلال کو فراموش کر بیٹھا ، یہاں وہ اربع عناصر کے اعتدال کو بھی ثابت کرنے میں مصروف ہو گیا ۔ غرض یونان کی برتری کا خبط ایسا سوار ہوا کہ تمام عقلی نظام غائب ہو گیا ۔

روما کی حکومت نے یونانیوں کے فلسفہ کو پیش نظر رکھا اور عمرانی افکار میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا ، (۷) ان کی عظیم الشان سلطنت کے دور میں قانون کے اصول میں تو کچھ ترقی ہوئی اس لئے کہ دوسری قوموں سے انہیں کام پڑا لیکن معاشرتی فلسفہ میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا ، اور ابھی یہی دور چل رہا تھا کہ عیسائت کا دور آ گیا ،

مسیحی علما

عیسائیت نے آدم کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ پیش کرکے نوع انسانی کے ارتقا کا رستہ بند کر دیا ، اور ثقافتی اور عمرانی ترقی کی کوئی راہ نہیں دکھائی ، حضرت عیسی نے محبت ، انسانی برادری اور خدمت کا سبق پڑھایا تھا اور یہی ایمان و اعتقاد کی بنیاد تھی لیکن عیسائیت نے اسے رسوم اور معتقد گروہوں کی نجات تک محدود کر دیا ، اور وہ بھی گھٹکر چند مٹھی بھر نفوس رہ گئے ۔ سب سے پہلے سنیٹ پال نے اس برادری کے اعتقاد کو ایک طبقہ کے ساتھ وابستہ کر دیا ، آسمانی جنت کے لئے دنیا کی ترقی ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہاں کی ترقی آسمانی ترقی کی راہ میں حائل ہے ، اس لئے معاشرہ کے لئے اصلاحات کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ، (۸)

> ریاست کے دو مالک ہو گئے ایک بادشاہ دوسرا پوپ ، اور پوپ حکومت کی بہ نسبت زیادہ طاقتور ہوتا تھا ۔ ، یہاں تک کہ نویں صدی عیسوی میں بھی تمام مصنفین معاشرہ کے اس انتشار اور بہیمیت سے عاجز ہونے کے باوجود کوئی راہ متعین نہ کر سکے ۔ انہوں نے قدیم سوسائیٹی کا تصور قبول کر لیا تھا ، اور وہ ان دو شکنجوں کے بیچ میں جکڑے ہوئے تھے (۹) ۔

اس زمانہ میں اسپین میں مسلمانوں کی ثقافت ، علمی ترقی اور عمرانی افکار نے تمام دنیا کو متحیر کر دیا تھا ، اور مشرق میں بغداد کی تہذیب و ترقی نے باقی دنیا میں اپنے اثرات پھیلا دیئے تھے ، دنیا کا کوئی ملک نہیں تھا جس نے اسلامی تمدن سے استفادہ نہ کیا ہو ، یورپ اب تک ظلم و ستم کی

آماجگاہ تھا ، جہالت کا دور دورہ تھا لیکن تیرھویں صدی میں مسلمانوں کے علوم کی روشنی وہاں بھی پھیلنا شروع ہوگئی تھی ،

دانتے نے تیرھویں صدی میں چرچ اور شہنشاہیت کی طاقتوں کو ملانے کے لئے ایک منصوبہ پیش کیا اور سیاسی اتحاد پیدا کرکے یورپ کو ایک کرنا چاھا ، دانتے کی یہ کوشش حقیقت میں گزشتہ سیاست کے اضطراب کا آئینہ ہے، اس میں مستقبل کی کوئی جھلک نہیں ہے چونکہ دانتے پر مشرقی ادب کااثر ہو چکا تھا اس لئے اس کے بیان میں ایک تحریک تھی ، اس نے عربی کا اچھی طرح مطالعہ کیا تھا ، چنانچہ ابن عربی کی فتوحات مکیہ ، اور معراج نامہ کے اقتباس اور تصورات کو لیکر اس نے طربیۂ خداوندی لکھی ، اگر اسپین کے مشہور پروفیسر ڈاکٹر آسن فتوحات مکیہ سے تقابلی مطالعہ شائع نہ کرتے تو ہمیں علم بھی نہیں ہوتا ، (۱۰) جب علامہ اقبال نے ڈاکٹر آسن کی کتاب پڑھی تو انہوں نے لکھا دانتے سے زیادہ ہمارے ورثہ کے ہم مستحق ھیں چنانچہ انہوں نے زبور عجم لکھی ، ملاحظہ ہو علامہ اقبال کا دیباچہ ،

تیرھویں صدی کے بعد چرچ اور بادشاھت کا اختلاف عوام تک پھیل گیا ، اس زمانہ تک عربی علوم یورپ میں منتقل ہونا شروع ہو گئے تھے اور ان کا اثر عام ہوتا جا رہا تھا ، چنانچہ والٹیر نے سب سے پہلے کیتھولک چرچ پر سخت تنقید کی اور اس کے اصولوں کے تارو پود بکھیر دیئے ، والٹیر عربوں کی تعلیم سے اچھی طرح آشنا ہو چکا تھا اور اس پر اسلامی تمدن کا گہرا نقش تھا ، یہ سب جانتے ھیں کہ اس کے بہت سے ناول الف لیلہ کا چربہ ھیں ،

میکاولنی نے سیاسی افراتفری اور معاشرتی انتشار پر تنقید کرتے ہوئے سیاسی ترقی پر زور دیا ، اور معاشرتی ارتقا کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی نظام فکر پیش نہیں کیا اور نہ اس کے بیان میں کوئی توازن تھا ، اس کی تحریر اس زمانہ کے حالات پر تنقید کا ایک کتابچہ تھی ، اس نے شہنشاھی جمہوریت پر زور دیا تھا ، اس لئے اپنے زمانہ میں اس کی تنقید مقبول ہوئی اور خوب شہرت ہوئی (۱۱) .

ابن خلدون

یورپ میں عربوں کے علوم اور مسلمانوں کی ترقی نے حرکت پیدا کی اور ان کی کتابوں کے ترجموں کے بعد ایک انقلاب آ گیا ، انہیں علوم کی روشنی سے یورپ نے خود کو زندہ کیا اور وہ ان کے مقلد بن گئے ، اهل یورپ ابن خلدون کے نام سے سترھویں صدی میں واقف ھو چکے تھے ، جب که ان کا نام ضمنی طور پر ابن عرب شاہ کی تاریخ تیمور میں آیا تھا جو ھالینڈ میں ۱۳۸۳ ء میں شائع ھوئی ہے۔

ابن خلدون کے اثر سے سب سے پہلے نئے افکار بودین (BODIN) نے پیش کیئے ، بودین (۱۵۳۰-۹۶) نے ابن خلدون کا مطالعہ کرکے بعد میں آنے والوں کے لئے نئے افکار کی راہ کھول دی ، ، تاریخی مطالعہ پر اس کی کتاب ہے (A METHOD FOR EASILY UNDERSTANDING HISTORY) تاریخ کے مطالعہ کا آسان طریقه بودین نے یورپ میں پہلی دفعہ اس کتاب کے ذریعہ تاریخ کا فلسفہ پیش کیا ہے ، یہ وھی ابن خلدون کا پیش کیا ھوا فلسفہ ہے جس سے بعد میں سب نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور استعمال کیا جیسے ویکو ، والٹیر، ٹرگوٹ ، ھرڈر ، کنورسٹ ، ھیگل ، کونت اور بکل (۱۲) ، ——— ,,تاریخ کے مطالعہ کا آسان طریقہ،، بودین نے یورپ میں پہلی دفعہ اس کتاب کے ذریعہ تاریخ کا فلسفہ پیش کیا ہے ، یہ وھی ابن خلدون کا پیش کیا ھوا فلسفہ ہے جس سے بعد میں یورپ سب نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور استعمال کیا جیسے ویکو ، والٹیر ، ٹرگوٹ ، ھرڈر ، کنورسٹ ، ھیگل ، کونت اوربکل (۱۲)

چنانچہ امریکہ کا مشہور مصنف المربرنس اپنی ,,مطالعہ تاریخ عُمرانیات ،، میں لکھتا ہے کہ دنیا کو یہ معلوم کرکے حیرت ھو گی کہ قرون وسطی کی تہذیب میں جس پہلے مصنف نے اپنے انقلابی افکار سے نئے معاشرہ کو جنم دیا وہ مسلمان مورخ اور سیاست دان ابن خلدون تھا ، اس نے عالمی تاریخ کے مقدمہ میں فلسفیانہ اور منظم طریقہ سے اپنے نظریات کو پیش کیا ہے ، اس

نے دنیا میں پہلی دفعہ تاریخ کے مطالعہ کو ایک سائنس کی حیثیت سے پیش کیا اور تہذیب و تمدن کے ارتقا اور عمرانی افکار کو مرتب طریقہ سے پیش کیا ، اس نے فلسفہ اجتماع کو بڑی تفصیل سے پیش کیا ہے اور تمام متزاحم اور متصادم عوامل کی نشاندھی کی ہے بقول پروفیسر گڈنگ اس نے ایک مستقل حکومت کے قیام اور استقلال کے تمام گوشوں کو واضح کیا ہے ، اس نے قبائلی اور بدوی معاشرہ اور نوع انسانی کی تہذیب کے ارتقا کا جو تجزیہ پیش کیا ہے، اب تک اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکا ، آج کل مارگن نے اس کام کو آگے بڑھایا ہے ، ماحول کے اثرات کے نظریہ کا باضابطہ مطالعہ اور اس کا تجزیہ جو ابن خلدون نے پیش کیا ہے اسے بھی مانٹسیکیو اور بودین سے پہلے کسی نے بیان نہیں کیا تھا،، (۱۳)

ان سب سے بڑھ کر ابن خلدون کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے تاریخی ارتقا کے تسلسل کو مرتب اور باقاعدہ طریقہ سے پیش کیا ہے ، عیسائیت کے جامد نظریہ تاریخ کے برخلاف اس نے پہلی دفعہ یورپ کو اس بنیادی نظریہ سے آگاہ کیا کہ تہذیب کے مدارج ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ھیں ،،جس طرح افراد کی زندگی بدلتی رہتی ہے ، مادی اور ماحول کے عوامل جو تاریخی ارتقا میں اپنا اثر ظاہر کرتے ھیں انہیں بڑی تفصیل سے اس نے بیان کیا ہے ، بالکلٰ مکمل طریقہ سے اور قطعی طور پر ، ہم یہ کہہ سکتے ھیں کہ ویکو نہیں بلکہ صرف ابن خلدون ھی فلسفہ تاریخ کا بانی مبانی ہے ، اور اس اولیت کا سہرا اسی کے سر ہے ، بلکہ ابن خلدون کے خیالات فلسفۂ تاریخ اور تاریخی ارتقا کے متعلق اتنے مدلل اور جدید ھیں کہ تین سو سال کے بعد پیدا ہونے والے اطالوی ویکو (VICO) کا اس سے کوئی مقابلہ نہیں ہے ، (۱۳)

اگست کونت

ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں فلسفہ ، تاریخ ، عمرانیات ، معاشیات ، سیاسیات ، علم و ادب ، وغیرہ پر جن نظریات کو عقلی اور عملی شواھد و استدلال کے ساتھ مرتب طریقہ سے پیش کیا تھا ، انہیں یورپ کے ابتدائی

ارباب فکر نے ایک ایک کرکے الگ الگ اپنی کتابوں میں پیش کیا اور انھیں سامنے رکھ کر مقامی حالات کی اصلاح کی ,,اس طرح ابن خلدون کے ہر باب کے ایک معلم اور ہر خیال کے ایک مجتہد بن گئے ۔ “

کچھ بلبلوں کو یاد ہے کچھ قمریوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے مری داستاں کے ھیں

جیسا کہ برنس کے حوالے سے ھم اوپر بیان کر چکے ھیں کہ یورپ کے تمام ارباب فکر نام بنام ابن خلدون کے خوشہ چیں ھیں ، اور ان سب کے بعد آخر زمانہ میں اگست کونت کا دور آتا ہے ،

اگست کونت نے مانتسکیو کی روح الشرائع (THE SPRIT OF LAWS) کو جس میں ابن خلدون کے افکار عمرانیات کو پیش کیا تھا ، سامنے رکھا اور اس کے علاوہ دوسروں نے جو ابن خلدون کا کارنامہ پیش کیا تھا اسے سامنے رکھا اور پھر سب کو جمع کرکے ایک کتاب لکھدی ،(۱۵)

تمام دنیا کے ادب میں یہ قاعدہ رہا ہے کہ جب اپنے مصنفین مستقل کتابیں لکھ چکتے ھیں تو بعد میں آنے والے انھیں مصنفین سے بحث کرتے ھیں اور سابق کے مصنفین سے بحث نہیں کرتے ،اگرچہ ابن خلدون کے سلسلہ میں تو یہ ھوا کہ وہ یورپ میں عمرانی افکار کی ہر تحریک کا پیش رو رہا ہے اس لئے ہر دور میں ہر مصنف نے اس سے بحث کی ہے جیسا کہ جدید سے جدید مفکر تک کا اوپر ھم حوالہ دے چکے ھیں لیکن بعض لوگوں نے اگست کونت کو اپنے ادب میں محض اس لئے رھنما مانا ہے کہ اس نے یورپ کے پریشان افکار کو ایک جگہ سمیٹ لیا ہے ، لیکن وہ افکار بھی جزوی طور پر پیش کئے جا سکے ، جیسا کہ مشہور محقق برنس نے خود اس کا اعتراف کیا ہے ،

,,عمرانی افکار کے مختلف حصے اور مختلف اجزاء پرکئی مفکر علیحدہ علیحدہ بحث کر چکے تھے ، فلسفۂ تاریخ ، اقتصادیات کا اثر ، آبادی ، ماحول ، سیاسیات معاشرتی اور تہذیبی ارتقا وغیرہ سب زیر بحث آ چکے ھیں اور یہ ایک سائنس بن چکے تھے ، اس لئے اس پر نہ کوئی تعجب ھونا چاھیئے نہ یہ کوئی

معجزانہ کارنامہ ہے ، کہ ان افکار کو ۱۸۲۰ءکے بعد اگست کونت نے ایک جگہ جزوی طور پر ایک حد تک مرتب کرکے پیش کر دیا، (۱٦) تو اهل یورپ اگست کونت کو لے کر بیٹھ گئے برنس لکھتا ہے ۔

,,اس نے صرف یہ کیا ہے کہ اس کے زمانہ میں جو عمرانی تشریحات پیش کی گئی تھیں انہیں نہایت قابلیت کے ساتھ ملا کر پیش کر دیا ہے لیکن اس میں بھی لطیفہ یہ ہے جیسا کہ بارنس نے لکھا ہے اگست کونت نے معاشرتی نظریہ اور ثقافتی تاریخ کے بعض مسائل کو ھاتھ تک نہیں لگایا (۱۷)

اگست کونت کے عمرانی افکار پر بحث کے سلسلہ میں یہ بھی دیکھ لیا جائے٭ کہ ان تمام مصنفین اور مشاهیر عمرانیات نے کیا لکھا تھا اور ان کا محور علم اور ماخذ کیا تھا ؟ تاکہ اگست کونت نے جو کچھ جمع کیا ہے وہ واضح ہو جائے ، اگر چہ بارنس نے تمام حوالوں کے ساتھ یہ فیصلہ کن جملہ بھی لکھا ہے کہ,,تمام ابن خلدون سے نقل کیا ہے ،، (۱۸) لیکن ایک تجزیہ ملاحظہ فرما لیجیئے ،

مانتسکیو (MONTESQUEU)

همیں سب سے پہلے مانتسکیو کے متعلق تحقیق کرنا چاهیئے اس لئے کہ تمام یورپین مصنفین نے اس کو اپنا پیشرو مانا ہے اور تقریباً سب هی نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ مانتسکیو کا دور (۸۹ ـ ۱٦۵۵) ہے مانتسکیو فارسی اور عربی سے اچھی طرح واقف تھا ، ، ابن خلدون کا گہرا مطالعہ کیا تھا اور اس کا تمام ماخذ علم فارسی تھا ، وہ مسلمانوں کے علوم اور ان کی ترقی سے بے حد متاثر تھا ، اور یورپین سوسائٹی کی غیر ترقی یافتہ حالت سے مغموم تھا ، برنس کے الفاظ ملاحظہ هوں ،

,,سیاسی نظریات کے میدان میں اٹھارویں صدی کے مصنفین اور آج کے تمام قارئین کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والا اور پسندیدہ مصنف مانتسکیو ہے ، ,,یہی استدلال سیاست ،،کے بانیوں میں سے ایک ہے ، اس کی مجسٹریٹی کے لئے تعلیم هوئی تھی ، اس عہدے پر اس نے کئی سال گزارے ، شروع هی سے انسانی

زندگی کے مختلف شعبوں کے تقابلی مطالعہ میں مشغول ہو گیا اور اس کی پہلی تصنیف طنزیہ مضامین کا مجموعہ ہے جس کا نام ہے ,,فارسی کے خطوط،، جو ۱۷۲۱ میں شائع ہوئی ، ان خطوط میں اس نے ایک فرضی مسافر کی جانب سے ہم عصر یورپین سوسائٹی کا خوب مذاق اڑایا ہے ، گویا دو مسافر مسلمان ، مشرق سے یورپ کی سیاحت کے لئے آئے اور سوسائٹی کا حال اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے وطن لکھ رہے ہیں ، اس طرح اسے خفیہ طور پر فرانس کی سوسائٹی کے تمام معاشرتی نظام کے مذاق اڑانے اور اس پر فقرے کسنے کا موقع ملا ، یہ طبّاعانہ طنز بہت مقبول ہوا یہاں تک کہ سرکاری حلقہ میں بھی اس کی خوب اشاعت ہوئی ، اٹلی کے لوگ بھی مانتسکیو کو اپنا ہیرو سمجھنے لگے تھے ، اس کا خیال تھا کہ ان لوگوں کی تاریخ نے انسانی شعبوں کے مطالعہ کے لئے ایک معمل خانہ (لیباریٹری) کا کام دیا ہے ، ۱۷۳۴ء میں اس نے رومیوں کی زندگی کے کئی سال کے مطالعہ کا نتیجہ ,,رومیوں کی عظمت اور ان کے ایام،، کے نام سے شائع کیا ، اس کے چودہ سال بعد ۱۷۴۸ء میں اس نے اپنا عظیم الشان کارنامہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ، ,,روح الشرائع،، کے نام سے شائع کیا ، اس میں اس نے معاشرتی ارتقا کے قانون کو پیش کیا تھا جس میں مادی ماحول کا اثر پیش کیا گیا ہے ، (۱۹) تمام اصل ماخذوں سے حوالہ دے کر ہم یہ پہلے لکھ چکے ہیں کہ روح الشرائع میں اس نے مقدمہ ابن خلدون کو پیش کیا ہے ، جس کا ذکر خود برنس نے بھی کئی دفعہ کیا ہے ،

انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں باقاعدہ مطالعہ اور سائنٹفک تحقیق کی بنیاد مسلمانوں کی کتابوں سے پڑی ہے ۔ سیاست ، تاریخ ، معاشرت اور عمرانیات ، کے تمام شعبوں کا مطالعہ ابن خلدون کی رہنمائی میں ہوا جسے مانتسکیو نے پیش کیا ہے ،

,,اٹھارھویں صدی تک یورپ میں بعض وحشیانہ آثار اور جنگل کے قوانین موجود تھے ، چنانچہ بعض معمولی چوری پر موت کی سزا دیدی جاتی تھی ، بھوت اور چڑیل کی روح ، انسان میں سما جاتی ہے اس اعتقاد کی بناء پر

لوگوں کو زندہ جلا دیا جاتا تھا ، اس سلسلہ میں بھی والٹیر اور مانتسکیو ھی نے قوانین پر اثر ڈالا ، چنانچہ اس زمانہ کے قوانین تعزیرات یورپ پر مانتسکیو کے ,,فارسی خطوط،، کا بہت اثر ھوا،،(۲۰)

غرض فلسفۂ تاریخ ، علم اجتماع ، اقتصادیات ، آبادی ، ماحول ، اور تمام عمرانی شعبوں پر جس مصنف کا حال بھی پڑھتے ھیں اس کا ماخذ مانتسکیو ٹھہرتا ہے ، یا وہ مصنفین جنہوں نے ابن خلدون سے استفادہ کیا ہے ،

آدم اسمتھ (ADAM SMITH)

معاشرتی اور عمرانی ترقی میں آج کل اقتصادیات کو بلند مقام حاصل ہے ، اور کہا جاتا ہے کہ یہ بالکل جدید علم ہے ۔ آدم اسمتھ اس کا باوا آدم اور بانی مبانی ہے ، یہ ظاہر ہے کہ اسمتھ کو ابھی زیادہ زمانہ نہیں ھوا اور اس وقت ابن خلدون کی تعلیم یورپ پر چھائی ھوئی تھی ، اسمتھ کی اقتصادیات کا عمرانی نقطۂ نگاہ سے ابن خلدون سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ھوتا ہے یہ بھی ابن خلدون کی اقتصادیات کا خوشہ چیں ہے ،

ابن خلدون نے اقتصادیات پر جو کچھ لکھا ہے اس پر بھی ھمارے یہاں کام نہیں ھوا ہے ، ھمارے ایک دوست رضوان رضوی صاحب نے ابن خلدون کی معاشی فکر کا آدم اسمتھ سے مقابلہ کیا ہے ، اس کا ماحصل یہ ہے ،

آدم اسمتھ کا سن ولادت ۱۷۲۳ء ہے اور یہ وھی زمانہ ہے جب ابن خلدون پر یورپ میں خوب لکھا جا رہا تھا ، اور یہ بھی عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آدم اسمتھ مشرقی زبانوں سے واقفیت رکھتا تھا بلکہ مشرقی ادب کا طالبعلم تھا ، رضوان رضوی صاحب نے ابن خلدون کے مقدمہ سے اقتباس کرکے جن مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے وہ آج کل کے مسائل مانے جاتے ھیں ، مثلاً

معاشیات اور معاشرے کی تشکیل ، ابن خلدون کے نزدیک ,,**معاشرہ کا ظہور اور اس کی اقتصادی زندگی**،، رسدو طلب کا مسئلہ اور اقتصادیات سے اس کا تعلق ، عمل اور محنت کی قیمت کا مسئلہ ، اور صنعتوں اور افزائش دولت کے مسائل ،

ابن خلدون نے سلطنت کو ایک جسم کے ساتھ مثال دیکر اس کو پورے نظام سے مطابقت دی ہے اور اس مثال کو یورپ کی عُمرانیات کے ہر ماہر نے بیان کیا ہے ،

ابن خلدون نے ٹیکس لگانے اور محاصل سے بھی بالکل جدید طریقہ سے بحث کی ہے ، شہری آبادی ، عمارات، مکانات ، صحت و صفائی اور تمدن کے تمام ضروری مسائل کو چھیڑا ہے ، تجارت ، مسائل مصارف اور پیداوار ، آب وھوا اور صنعتوں کی مقامات کے لحاظ سے تقسیم یہ بالکل جدید مسئلہ ہے اسے بھی اس نے تفصیل سے بیان کیا ہے ،

تجارت اور تنظیم کے علاوہ مسئلہ روزگار اور بے روزگاری کو بھی خوب بیان کیا ہے ، آج یہ بالکل جدید مسئلہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعلیم صنعت ہے اور انڈسٹری کا جزو ہے ، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جسم محسوس محتاج تعلیم ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم ایک صنعت ہے یہی نہیں بلکہ اس نے سکہ اور زر مبادلہ سے بھی بحث کی ہے ،(۲۱)

یورپ پر ابن خلدون کے اثرات کے سلسلہ میں بھی ہم نے بہت مختصر بیان کیا ہے ، ابن خلدون کے مضامین کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے تو ابھی عمرانی افکار ھی کے سلسلہ میں بہت سے گوشے ایسے ھیں جن پر ابھی تک کوئی بحث نہیں کی گئی ہے ، مثلاً سوسائٹی کی تشکیل میں علم و ادب کا حصہ اور علوم و فنون کے ارتقا ، اور ان کے تفصیلی تذکرہ کے بغیر عُمرانیات کی تکمیل نہیں ھو سکتی ، لیکن عُمرانیات کے عالموں نے عام طور پر اس حصہ سے چشم پوشی کی ہے ، ابن خلدون نے علوم کے اقسام ، ان کے ارتقا ، علوم و فنون کی عُمرانیات میں اھمیت ، اور کتابوں کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے ، آپ کو یہ سن کر حیرت ھو گی کہ ابن خلدون نے مسلمانوں کی جن کتابوں کا ذکر کیا ہے ان سب کا یورپ کی زبانوں میں ترجمہ ھو گیا ہے اور ان میں سے بہت سی اصل کتابیں کچھ عرصہ پہلے تک مسلمانوں کی رسائی میں نہیں تھیں ،

میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ ابن رشد کی تمام کتابوں کا لاطینی اور عبرانی میں ترجمہ ہو چکا تھا یورپ کی یونیورسٹیوں میں تین سو سال تک ابن رشد پر انحصار کیا گیا ، اور اسے پڑھایا جاتا رہا ، ابن رشد کی سو کتابیں ہیں اور بعض کتابوں کے کئی کئی ایڈیشن یورپ میں چھپے ، یورپ کا کوئی شہر ایسا نہیں تھا جہاں ابن رشد کی کتاب نہ چھپی ہو ، لیکن مشرق میں ابن رشد کی کل پانچ کتابیں چھپی ہیں ، اور یہ عربی متن بھی وہ ہیں جنھیں یورپ نے چھاپ دیا تھا ، اب بھی یورپ میں مسلمانوں کے علوم اور ان کے سائنس پر تحقیق ہوتی رہتی ہے اور جب وہ کوئی کتاب چھاپ دیتے ہیں تو ہم اس کی قدر کرتے ہیں ، ان کے پاس لاطینی ، عبرانی ، اور فرانسیسی میں جو کچھ ہے اس کا ہمیں صحیح علم نہیں ہے ، عربی کی بہت سی کتابیں عبرانی خط میں نقل کر لی گئی تھیں تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکیں اور مسلمان محروم رہیں ،

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن خلدون نے عمرانی افکار پر تفصیل سے لکھا ہے لیکن اس سے پہلے دوسرے مسلمان مفکرین بھی بہت کچھ لکھ چکے تھے ، جیسے فارابی ، ابن طفیل اور غزالی وغیرہ ، اور ان سب کا ماخذ قرآن شریف ہے ,,جس نے عُمرانی افکار کا دروازہ دنیا پر کھولا ہے اور اس کی روشنی سے مسلمان دنیا میں بے مثال ترقی کرنے میں کامیاب ہوئے تھے آج یہی قرآن کے اصول یورپ میں شائع ہو چکے ہیں ، قرآن شریف ہی وہ کتاب ہے جس نے عقل اور سائنس کی طرف سب سے پہلے انسان کو متوجہ کیا تسخیر کائنات پر مامور کیا اور ترقی کے تمام راستے دکھائے ، بنیادی حقوق سمجھائے ، اور اجتماعی و معاشرتی نظام کا خاکہ پیش کیا ، قرآن شریف سے پہلے دنیا کی کسی کتاب میں تمام نوع انسانی کی ترقی کا ایسا نظام نہیں ملتا جس میں نسلی ، وطنی اور رنگ کا امتیاز ختم کر دیا ہو ، اور تمام مخلوق کے لئے ایک جسم نامی کا نظریہ دیا ہو ، اقوام متحدہ کا آج وہی منشور ہے جس کی تیرہ سو سال قبل قرآن ضمانت دے چکا ہے اور تمام نوع انسانی کو ایک رشتہ میں منسلک کر چکا ہے۔

مسلمانوں نے ایک دفعہ اس پر عمل کرکے بتا دیا کہ مستقبل کی دنیا کے لئے عمرانی افکار کا بہترین تصور، یہی قرآن کا دیا ہوا تصور ہے، جسے توحید، یا امت واحدہ، یا جسم نامی کہہ سکتے ہیں۔ اب یہ کام نئی نسل کا ہے کہ وہ گزشتہ تجربات کی روشنی میں ان محکم اصولوں پر عمل کرنے کیلئے اپنی راہ بنائیں۔

حواشی

(۱) المستشرقون، مصر ۱۹۶۳ء ج ۱ ص ۱۷۰

(۲) حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو المستشرقون، جلد اول، مصر، ۱۹۶۳ء، (باب فرانس)

(۳) المستشرقون، مصر، جلد اول ۱۹۶۳ء ص ۱۷۰

(۴) المستشرقون، مصر، جلد اول حصہ فرانس ملاحظہ ہو،

(۵) Barnes, H.F. An Introduction to the History of Socialogy. University of chicogo.1961.pp.7—9

(۶) Barnes ,p.10

(۷) برنس، ص ۱۱

(۸) برنس ص ۱۶

(۹) برنس ص ۱۸

(۱۰) Miguel iM Asin , Islam and the Divinecomedy, London.1926

(۱۱) Barnes. p.23

(۱۲) Barnes,p.24

(۱۳) Ibid ,p.25

(۱۴) Barnes,p.25—26

(۱۵) Barnes, P.25—26

(۱۶) Comte , The System de Politique Pasitive, Paris,1854

(۱۷) Barnes, P.46

(۱۸) Barnes , P.24 Ihid, P.84

(۱۹) برنس، ص ۸۴

(۲۰) برنس، ص ۶۹

(۲۱) چراغ راہ۔ جولائی ۱۹۶۶ء۔

* * * * * * *